گیلری کی طرف نگاہ اٹھائی، اور مولانا سمیع الحق صاحب کے ساتھ احقر کو بیٹھے دیکھا تو تھوڑی دیر کے لیے باہر نکل آئے، اور ہمیں بھی باہر آنے کا اشارہ فرمایا۔ ہم باہر پہنچے تو حضرت نے گلے لگا لیا، اور احقر کو جو اُن کی اولاد اور شاگردوں کے برابر آنا اپنے لیے باعث فخر سمجھتا تھا، خطاب کرتے ہوئے بے ساختہ جو جملہ ارشاد فرمایا، وہ یہ تھا کہ "حضرت آپ نے بڑی شفقت فرمائی"۔

میں حضرتؒ کے چہرے کو دیکھتا ہی رہ گیا کہ وہ کیا الفاظ کس سے کہہ رہے ہیں؟ لیکن وہاں کسی تصنع یا تکلف کا نام ہی نہ تھا، وہ ایسے انداز سے بات کر رہے تھے جیسے میں نے ان کی خدمت میں حاضری دے کر ان کی کوئی ضرورت پوری کی ہے۔ اللہ اکبر! تواضع کا یہ مقام خال خال ہی کسی کو نصیب ہوتا ہے۔

الحمدللہ، اس کے بعد بھی بارہا حضرتؒ کی خدمت میں حاضری اور صحبت سے بہرہ ور ہونے کی سعادت حاصل ہوتی رہی، اور ہمیشہ "مَن تواضع ﷲ الخ" کا نظارہ سامنے آیا۔

اب سالہا سال سے میں جب کبھی کسی اجتماعی دینی کام کا تصور کرتا تو سب سے پہلے نظر حضرت مولاناؒ کی طرف جاتی تھی، عرصۂ دراز سے حضرت علیل چلے آتے تھے اور ضعف و علالت کے باوجود اپنی غیر معمولی ہمت اور قوتِ ایمانی سے کام لے کر اپنے آپ کو متحرک اور فعال بنائے رکھتے تھے، لیکن صحت کے انحطاط کو دیکھتے ہوئے یہ خطرہ لگا ہوا تھا کہ یہ ٹمٹماتا ہوا چراغ کسی بھی وقت داغِ مفارقت دے سکتا ہے۔ بالآخر یہ خطرہ اس ماہ حقیقت بن کر سامنے آگیا۔ حضرت اس دنیا کے جھمیلوں سے فراغت پا کر اپنے مالکِ حقیقی سے جا کر ملے۔ انا ﷲ وانا الیہ راجعون۔ اللّٰھم اکرم نزلہ ووسع مدخلہ وابدلہ دارا خیرا من دارہ واھلا خیرا من اھلہ۔ اللّٰھم لا تحرمنا اجرہ ولا تفتنا بعدہ۔

حضرت مولاناؒ اپنی زندگی علم و عمل کے ہر میدان میں قابلِ رشک طریقے سے گزار گئے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ انشاء اللہ اُن کی نئی زندگی راحت و اطمینان کی زندگی ہوگی، لیکن ان جیسی شخصیات کے اٹھنے سے ہم پسماندگان کے لیے جو مہیب خلاء پیدا ہوتا ہے، وہ بڑی مشکل سے پُر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ ان کے تربیت یافتگان بیشمار ہیں، خاص طور پر ان کے فاضل فرزند برادرِ محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ان کی خصوصی صحبت و تربیت سے سرفراز فرمایا ہے، وہ عالم شعور میں آنے کے بعد ان کی جد و جہد کے ہر مرحلے میں، ان کے دست و بازو بنے رہے ہیں انشاء اللہ وہ اُن کی زندگی کے مشن کو جاری و ساری رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی توفیقِ خاص سے نوازیں، اور ان کے کندھوں پر جو گراں بار ذمہ داریاں آگئی ہیں، ان سے اپنی رضائے کاملہ کے مطابق عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

حضرتؒ کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی خواہش تھی، لیکن اطلاع ایسے وقت ملی کہ میں یہ سعادت حاصل نہ کر سکا۔ لیکن جو حضرات اس نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے، ان کا بیان ہے کہ کسی کی نمازِ جنازہ میں علماء کا اتنا بڑا اجتماع پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔

الحمدللہ، دارالعلوم کے تمام اساتذہ و طلبہ نے اسباق کی تعطیل کر کے نہایت عقیدت و محبت کے ساتھ حضرتؒ کی روح پر فتوح پر ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا۔ قارئین سے بھی درخواست ہے کہ وہ حضرتؒ کے لیے دعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کو خود اپنی سعادت سمجھ کر انجام دیں ؎

سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے
فضلِ حق تیری لحد پر رحمت افشانی کرے

محمد تقی عثمانی

جانے والے! تو مسیحا بن کے آجا ایک بار

چند اشعار بیادِ مرحوم و مغفور قائدِ شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ

جناب عبدالعزیز چشتی، شورکوٹ

تیری یادوں کے سہارے اب جیے جاتا ہوں میں
کھا رہا ہوں غم پہ غم آنسو پیے جاتا ہوں میں
تیری الفت ہے رگ و پے میں سما کر رہ گئی
مجھ کو اپنا ہوش کیا ہو؟ کیا کیے جاتا ہوں میں
اشک بار آنکھوں سے میری خون کے دریا رواں
دل کے زخموں کو محبت سے سیے جاتا ہوں میں
جانے والے! تو مسیحا بن کے آجا ایک بار
ہر قدم پر نام تیرا ہی لیے جاتا ہوں میں
چشتی! تیرا رہنما تھا اور محسن تھا ترا
معرفت کے جام لے کر پیے جاتا ہوں میں